© rasailojaraid.com

وہ یہ سمجھتا تھا دنیا کو میں چکر دے دوں گا
خود چکر میں گھن چکر تھا مرزا کادیاں والا

میرے بعد نبی نہ ہوگا آقا نے فرمایا
کون یہ مانے پیغمبر تھا مرزا کادیاں والا

کاشف اُس کو یاد نہیں تھا موت ہے اک دن آنی
کوئی کہے ایسا کیونکر تھا مرزا کادیاں والا

خادم حسین

شرابی چوہے

یہ شہر یاراں ہیں جیب کترے، خراج لینا یہ چاہتے ہیں
کہ سود، رشوت کی لعنتوں کو رواج دینا یہ چاہتے ہیں

ہے رعنا، راسے، غرارہ بانو فراز و فہمیدہ عاصمہ سا
جو لنگڑا، لولا اور اندھا کانا سماج دینا یہ چاہتے ہیں

یہ قتل و "بابرگری" سے لے کر پولس کے ظلم و ستم کو دیکھو
کہ غنڈہ گردوں کے بادشاہوں کو تاج دینا یہ چاہتے ہیں

شرابی چوہے، یہ رندزادے، سراپا شیطاں، یہ مال زادے
جو جاہلیت کی کل تھیں باتیں، وہ آج دینا یہ چاہتے ہیں

وہ "راک وڈ" کے محل سے لے کر، مراج فائٹر خرید نے تک
بس "اندھی کھیلو" کا، چھینا جھپٹی کا راج دینا یہ چاہتے ہیں

یہ فر و کشور، شراب زادے، کریہہ، بدرو، کلال زادے
بنام بھٹو، خباثتوں کو رواج دینا یہ چاہتے ہیں

وہ "لودھی اظہر" کہاں ہے، یارو؟ "سہیل اظہر" سے جا کے پوچھو
حرام خوروں کو نامِ نامی جو "حلاج" دینا یہ چاہتے ہیں

تم اچھلو کودو یا ناچو گاؤ، اے "ہے جمالو" کی پیداوارو!
کہ بالا خانوں کا پُرتعیش مزاج دینا یہ چاہتے ہیں

بفیضِ شورش، بلارعایت، یہ نظم میں نے لکھی ہے شاہ جی!
قلم فروشوں کو توڈ گرنہ، اناج دینا یہ چاہتے ہیں

نشاطِ ہستی جو چاہتے ہیں، ضمیر بیچیں، ضمیر کچلیں
ضمیر ثابت رہا اگر تو، خراج دینا یہ چاہتے ہیں

© rasailojaraid.com